استغفر الله ربی من کل ذنب و اتوب الیه



من تصنیف لطیف جناب شیخ حاجی محمد صاحب فارغ رامپوری

# آرزو وفانامه

مع

# فاتحه نامه ذوالعزه

حسب فرمائش حاجی غلام حیدر و عبد القادر صاحبان تاجر کتب

در مطبع گلزار محمدی واقع لکھنؤ طبع شد

# جورونامہ فارغ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا تو پاک ہے بیشک و لاریب
تری ہے ذات سب عیبون سے بے عیب
بس اک کن سے کن ارض و سما کو
ہویدا کر دیا اہل جہان کو
وہ جسم پاک احمد مصطفےٰ کا
بنایا نور سے تونے سراپا
کری شان اپنی سے اونکی بہی شان
ہوا ایسا نہ ہوگا کوئی انسان
ہوئی جگتی مین ہے معراج اونکو
دیا دونون جہانکا راج اونکو
وہان پہونچا وہ پیغمبر ہمارا
نہ تہا جبرئیلؑ کا وہانپر گذارا
رسول اللہ کے جو یار ہین چار
وہین ہین دین کے بس چار دیندار
عزیز و کرکے اسپر مہربانی
سنو حاجی جبن کی کہانی
دعا حق سے یہی کرتا ہے خامہ
جو یہ مقبول ہو مقبول نامہ
چہپا نہین تا فلک اے رب احد
سلامت بس رہے مقبول احمد
وہ ہے اک گلبدن یکتا زمانہ
مثل اوسکی نہین ہے کوئی جانا
الٰہی عمر مین ہو اوسکے برکت
زیادہ اوسکا ہو اقبال و دولت
تمنا ہے یہی فارغ صبح و شام
سلامت وہ رہے اور اوسکا گلفام
محبت کا سنو یارو فسانہ
نہین اچہا کسی سے دل لگانا
وہی کہتا ہون جو گذرا ہے مجہپر
بیان کرتا ہون از دل سراسر
کہ اک معشوق بد عہد ستمگر
فدا عالم ہے جان و دل سے جسپر
چلا ہنستا جو وہ قتال عالم

ہوا فرط محبت سی مین بیدم
ہوا بس دیکہیکر مین اوسپہ شیدا
ستارہ او نہین تہا وہ تہا سُرخ ماہ
نہین رکہتا کوئی تاب نظارہ
کلیجہ پہ سے بس تیر مارا
جو ہین اوسکی رب لعل بدخشان
جو دیکہے سے کہی ہو چشم بددور
بنا ہی اسطرح کا جسم سارا
ہرن بہی چال نپی ہو لیجائے
اکہڑا لبن دلمین میرے ایسا شعلہ
کہ دل خود ہوگیا ہر پارا پارا
ندیکہا جب وہان وہ غیرت ماہ
تو کہائی راستے مین ایک ٹہوکر
لہو کا کیا بہلا مین کہون حال
وہ کیا آئی قیامت سر پہ لائی
تڑپکر صبح کردی آشکارا
کہ لائی مجہپر اک خانہ خرابی

سنبہل کر پہر کہا بار خدایا
کہا دل سے کہ کچہہ ہو رسم پیدا
نظر جب ابروی خدار آئی
سے جیسے کیونکر کوئی تیر ونکا مارا
فدا ہو دن کیا اوسکی دانتونکی صفائی
ہوا ہین جان و دل نہی جسپہ قربان
کہلا دیکہا جو نہی اسکا سینہ
ہر اک کے دلکو وہ لگتا پیارا
بڑہا کر جب قدم مین پاس آیا
کہ اوسکی پاس جا کر یون نہین بولا
نظر سے یون ہوا پوشیدہ یکتا
تو آیا گہر کو اپنے کرکے اک آہ
میان اسدم خدا کی بڑی تہی شیر
زمین جسکے سبب تہی جا بجا لال
ہوئی نازل جو مجہپر بیقراری
کہ بیدم کیطرح جیسے دم نہ مارا
جو نکلا گہر سے گہبراتا ہوا مین

فلک کا کیا ستارہ ٹوٹ آیا
کئی گل اور تہوا اُس گل کے ہمراہ
تو میرے قتل کو تلوار آئی
کیا جو اوسنے مژگان کا اشارا
نہین ہے پر ونہین ایسی روشنائی
خدا نے اوسکی چہرے پہ دیا نور
یکایک آگیا مجکو پسینہ
جو چلتے پہرتے اسکو دیکہہ پایا
لگاوٹ کی نظر سے مسکرایا
تبسم کرکے مت دیکہیے خدارا
چمک جاتی ہی جیون برق شرربار
وہان سے مین پہرا مجبور ہوکر
قضا تو ٹل گئی زخمی ہوا پیر
وہ دن آخر ہوا جب رات آئی
عجب مشکل سے مینی شب گذاری
ہوئی پہر اسطرح کی اضطرابی
چلا پہر شہر کو مین کہاتا ہوا مین

اُسی پہر اسطرح میں نے پکارا
کہا میں نے کہ یارب شکر تیرا
کری جو اسطرح کی اُسنے تقریر
لکھے دیتا ہوں میں یار کیا ہی
کہا میں اُس سے سنو اے پریزاد
مجھے رہتا ہی ہر دم خیال تیرا
اُسی صورت سے ہوکے میں نے چاہا
ہوئی بہاری ہی مجھپر زندگانی
نہیں کچھ پاس میرے سیم و زر ہی
پھنسی ہو جسطرح کنج قفس میں
مصیبت کی ہوا کس سے کہوں بات
کہاں سے لاؤں اُس جاناں کی تصویر
جو لیا اسطرح دیکر دلاسا
کہا میں اُس سے ہو کر لاچار
جواب اُسنے دیا ای مرد دانا
نہ تو ہی شیر نہ مادر پدر سے
ابھی آوازہی آگے سے مذکور
جوان اک پاس آیا میرے شبکو

کہ دستک کے عوض سر کو پٹک مارا
کہا اوسنے تمہارا نام کیا ہی
کہا اوسنے کہ ہی ایک کار تحریر
غرض تھا یہ مجھے کرنا بہانا
مجھے اس غم سے اب تو کردو آزاد
پڑا ہوں عشق میں بس چھوڑ کر لاج
چلا صحرا کو اپنا چھوڑ گھر بار
ہوا شیریں کی غم میں جیسے فرہاد
جو میں کہتا کہ یہ تیری نظر ہی
تری قبضہ میں ہی میری رہائی
میں جاکر کیطرح جلتا ہوں دن رات
رکھوں میں ضبط پھر آنکھوں میں کیونکر
میں تابعدار ہوں مدت ہو سہارا
کہ میرے حال پر کر مہربانی
کسی صورت نہ ہوگا میرا آنا
میں بولا ایسی مت کرنی تباہی
بیان سرگذشت عبد مجبور
کہا اوسنے تجھے جوہر کی خبر ہے

غرض نکلا وہ سنکر حال میرا
کہاں رہتے ہو صاحب کام کیا ہی
کہا اوسنے مجھے انکار کیا ہے
محبت کا فقط تھا آزمانا
ہوا ہی دیکھ تو کیسا حال میرا
رتن جوگی ہوا راجہ مہاراج
بجنگل قیس سا پھرتی جوانی
کیا ویسا ہی تو نے مجکو برباد
کیا ہی تو نے ایسا مجکو بس میں
فقط ہی بس ہی مجھپر تباہی
کبھی کہتا ہوں یارب تو مددگیر
رہے تو سامنے ہر دم نظر کے
اطاعت کی زبان پر لایا گفتار
کبھی تو آ کے شبکو پاس جانی
نہیں ہے آفت خالی میرا گھر ہی
ترا کرتا ہے ہم سے بیوفائی
وہی ہوتا ہی جو منظور رب کو
محبت تیری ہی مشہور ہے

کہوں کیا وہ ہوا نظروں سے پنہاں
تو میں رہ کر یہاں کیا ہونگا خوشحال
مگر وہ قاتل دلہا ہے رنجور
مگر بیشک خدا ہے حی قیوم
پتا دلبر کا جب اوسنے بتایا
مقرر میں اسے پہچانتا ہوں
جو کہنا چاہتے ہو مجھسے کہدو
فقط اتنا ہی کہدو مجھکو زبانی
تمہیں کرتا ہے وہ آٹھوں پہر یاد
بلالے مجھکو اپنے پاس آیا
ترے ملنے کا یہ مشتاق ہے دل
تڑپتا چھوڑکر مجھکو گیا تو
گیا سنکر وہ میرا حال سارا
کہا اوسنے کہ اے قتال آرام
کہا سب راز اوسنے آشکارا
تو بے مقصود قاصد پھر کے آیا
دعا مقبول فرمایا الہی
وہ ساکن مصطفےٰ آباد کا ہے

متاع مردماں چشم نگراں
کہ جسکے واسطے رہتے تھے نالاں
گیا ہوتا اگر ملکر بدستور
کہ آپ ہی آپ بخت خفتہ جاگے
تو پھر حال دل غمگیں سنایا
کوئی دن میں وہ خود ہی آنیوالا
نوشتہ حال دل کا مجھکو دیدو
نہیں طاقت لکھوں کس طرح نامہ
زباں ورد ہی ہر دم یہ فریاد
ہوا ہے جسگھڑی سے تو روانہ
تڑپتا ہے مثال مرغ بسمل
جو ہو قاصد اوسے کچھ غم تمہارا
مقام خاص پہ جاکر پکارا
پیام عاشق ناشاد سنکے
رہا خاموش سنکر دم نہ مارا
غرض اسلئے سے یہ التجا ہے
محبت دے مجھے اپنی کماہی
اگر پوچھے کوئی رہتا کہاں ہے

کہا میں نے اگر سچ ہے یہ احوال
یہ ممکن ہے اوسکو دل سے بھلاؤں
تو جاناں میں نہوتا آشنا ہم
خبر اک شخص نے دی اسکی آکے
کہا اوس شخص نے ہاں جانتا ہوں
مگر میں پھر وہاں ہوں جانیوالا
کہا میں نے تمہاری مہربانی
پکڑ سکتی نہیں انگشت خامہ
گیا ہے کس طرف اے میرے دلدار
جبھی سے ہو رہا ہوں میں دیوانہ
بھلا ایسا کوئی کرتا ہے گا رد
تو یہ احوال کہدینا تو میرا
ملا جب اوسکو وہ سرو گل اندام
کہا سب اوسکے فریاد و شیون کے
جواب نامہ جب اوسنے نپایا
کہ جبتک گردش مہر و سما ہے
یہ قصہ عاشق ناشاد کا ہے
تو پاس ہے لعل مسجد کے مکاں کے

ثنا خوان ہے محمد مصطفےٰ کا
ہو جس نام اس بندہ خدا کا

# جورو نامہ فارغ

ایک شخص نے آکر کہی یہ فریاد
میں کیا کہوں کچھ آپ تو فرمائی ارشاد
فارغ میاں جورو نے مجھکو کر دیا برباد
میں نے کہا بھائی مجھکو [illegible] برباد

دو چار میں کیا پانچ میں کہدونگا میں بس ہیں
اللہ کسیکو نہ کرے جورو کے بس میں

پھر کہنے لگا ایسی کمائی ہے چتر
میں ہاتھ اوٹھاؤں تو وہ مارے دو پتھر
تو کہنے کے سنگ گالیاں دیتی ہے بہتر
کئی روز ہوئے سر پہ مرے مارا ہے پتھر

دو چار میں کیا پانچ میں کہدونگا میں بس ہیں
اللہ کسیکو نہ کرے جورو کے بس میں

جب دیکھتا ہوں اسکو تو منہ پھولے ہیں [illegible]
میں پوچھتا ہوں [illegible]
رات کو بھی جگتی ہیں نہیں سوتی ہیں [illegible]
کہنے پہ مری کہتی ہے کیوں [illegible]

دو چار میں کیا پانچ میں کہدونگا میں بس ہیں
اللہ کسیکو نہ کرے جورو کے بس میں

میں نے کہا بی بی ذرا بچوں کو چپاؤ
میں نے اوٹھکر کے ذرا کھانا لگاؤ
کہنے لگی چلتے کی تمہیں راہ بتاؤ
کہنے لگی کیا خاک [illegible] لاؤ

دو چار میں کیا پانچ میں کہدونگا میں بس ہیں
اللہ کسیکو نہ کرے جورو کے بس میں

میں ہنستا ہوں تو کہتی ہے مت دانت نکالے — میں جو رو کوئی منہ سے نہ مت بات نکالے
اب تو نے بھی کچھ ویکھ سے کچھ پاشنہ نکالے — چل دور ہو در اگھر سے یہ آفات نکالے

دو چار ہیں کیا پانچ ہیں کہدونگا میں دس ہیں
اللہ کسیکو نہ کرے جورو کے بس میں

کل گیا رہ بجے راتکو ہمسائی سے لڑ کر — ہوتی ہے صبح مانکے چلی ڈولی میں چڑھکر
میں نے کہا مت جاؤ چلی آؤ ادھر کر — غصہ سے کہا دور ہو مت کرو ٹر ٹر

دو چار ہیں کیا پانچ ہیں کہدونگا میں دس ہیں
اللہ کسیکو نہ کرے جورو کے بس میں

اس جورو کے غم نے تو مجھے کر دیا بیمار — بیمار بھی ہوں کیسا تپ دق کا ہے آزار
میں خوب سمجھتا ہوں کہ ڈالیگی مجھے مار — میں ڈرتا ہوں اور پڑھتا ہوں اس شعر کو ہر بار

دو چار ہیں کیا پانچ ہیں کہدونگا میں دس ہیں
اللہ کسیکو نہ کرے جورو کے بس میں

افسوس کہ ہم پڑ گئے جورو کی ہوس میں — الٹو کسطرح پھنس گئے اس کنج قفس میں
اب آن پڑے ہیں تیرے صیاد کے بس میں — کیا چھوڑیگی مر جائینگے دس پانچ برس میں

دو چار ہیں کیا پانچ ہیں کہدونگا میں دس ہیں
اللہ کسیکو نہ کرے جورو کے بس میں

جورو جو کوئی ایسی کرے مرد سے باتیں — ان باتوں سے پھر کیوں نہ چلیں مرد کی آنتیں
ہر بات میں بگڑی ہی رہے گا ہو کی گھاتیں — سنتے ہی کہ جو تیری تو جیسی ہیں مارے ہیں لاتیں

دو چار ہین کیا پانچ ہین کہدونگا مین دس ہین
اللہ کسیکو نہ کرے جورو کے بس ہین

یہ بات بہلا خیال مین آتی ہی تمہارے
مین گہر مین نہین جاتا ہون اس خوف کی مارے
جورو جو خصم کو کوئی کہڑ دو پہر پکارے
جورو تو ہو کمبخت کہین لات نہ مارے

دو چار ہین کیا پانچ ہین کہدونگا مین دس ہین
اللہ کسیکو نہ کرے جورو کے بس ہین

ماں باپ الگ ہو گئی آفتین بہت سہا کر
سسرال کی بس ہو رہون گہر مین بلا کر
گہر لیگئی جورو ہمین دولہا بنا کر
مارا ہمین آئینہ مین منہ اپنا دکہا کر

دو چار ہین کیا پانچ ہین کہدونگا مین دس ہین
اللہ کسیکو نہ کرے جورو کے بس ہین

حیران ہون کیا آکے بڑہا دیتی ہی جورو
طاقت مین تو عزت کو بڑہا دیتی ہی جورو
ماں باپ سے بہائی سی چہوڑا دیتی ہی جورو
ڈانٹو تو گدہے پر بہی چڑہا دیتی ہی جورو

دو چار ہین کیا پانچ ہین کہدونگا مین دس ہین
اللہ کسیکو نہ کرے جورو کے بس ہین

تم سنلو کہ جو جو بیان ہمنی کیے ہین
جو جورو کے مارے ہین کیا خاک جیے ہین
کچھ اسپہ مقرر نہین یہ سبکے لیے ہین
جو جیتے ہین وہ خون جگر اپنا پیے ہین

دو چار ہین کیا پانچ ہین کہدونگا مین دس ہین
اللہ کسیکو نہ کرے جورو کے بس ہین

کہتے ہین بہت لوگ کہ بس پیر ہے جورو
جو کچھ ہے ہماری سو فقط سیر ہے جورو
کیا قند ہے یا شہد ہے یا شیر ہے جورو
ہیرو قیمت اوسی چاٹے ہین کیا کھیر ہے جورو

دو چار مین کیا پانچ مین کہدونگا مین بس مین
اللہ کسیکو نہ کرے جورو کے بس مین

جورو کی محبت نے مجھے مین کر دیا اندھا
دیکھو دنین پھرتے ہین وہ پکڑی ہوئی کندھا
کہنا مرا مانو کہ مین نا چیز ہون بندا
یارو بڑا ہوتا ہی بُری جورو کا پھندا

دو چار مین کیا پانچ مین کہدونگا مین بس مین
اللہ کسیکو نہ کرے جورو کے بس مین

اوس جورو چھوڑی ستی تو اللہ بچائے
جو پکتی ہوئی ہانڈی سے بوٹی نکالے
اور روٹی پکاتے ہین بھی پہلے سنکے کھائے
کہتے ہین سبھی مجھ سے یہی کھلنے وا

دو چار مین کیا پانچ مین کہدونگا مین بس مین
اللہ کسیکو نہ کرے جورو کے بس مین

بچون کے لئے جو کچھ رکھتا ہون لاکر
کھا لیتی ہی اس چیز کو بچون سے چھپا کر
مین کہتا ہون تو کہتی ہی او نگلی کو نچا کر
بیٹھی ہون ابھی پوچھ لے بچون کو بلا کر

دو چار مین کیا پانچ مین کہدونگا مین بس مین
اللہ کسیکو نہ کرے جورو کے بس مین

ایک اور بڑی رکھتی ہی کُٹیا کی سی عادت
ایک وزمین گھر آؤ لانے کو کرتی ہی آفت
اور دوسرے کرتی ہی امانت مین خیانت
اس بچیا سو تو یہ ہو شیطان کی

دو چار مین کیا پانچ مین کہدو نگا مین بس ہین
اللہ کسیکو نہ کرے جورو کے بس مین

مین کیا کہون بچون کے سو کرتی ہے تماشے
ہر وقت مین کرتا ہون یہ فریاد خدا سے

کہا سیکہے لڈو ریوڑ یان مانگی ہو بتاشے
اللہ بچا مجہہ کو تو اب ایسی بلا سے

دو چار مین کیا پانچ مین کہدونگا مین بس ہین
اللہ کسیکو نہ کرے جورو کے بس مین

تم سن چکے سب لوگ یہ خاوند کی حکایت
حاجی میان کچہہ کرتے نہین اسکو ہدایت

پہر مجہسے کری آنکی عورت نے شکایت
مین نے کہا خالق کی ہدایت ہے کفایت

عورت تو بڑی چیز ہے کچہہ ہے نہین ٹہٹا
سمجہاوے اُسے کون جو ہو الّو کا پٹہا

[illegible] لگی بازار کو جب جاتا ہے جہڑوا
دن بہر تو نہین گہر کو کہین آتا ہے جہڑوا

لے لیکے قرض چیزین یہان کہاتا ہے جہڑوا
آتا ہے تو ہر بات پہ چلاتا ہے جہڑوا

عورت تو بڑی چیز ہے کچہہ ہے نہین ٹہٹا
سمجہاوے اُسے کون جو ہو الّو کا پٹہا

کل صبح بیٹے وال کے سنگ بہات پکایا
وہ لقمہ اوٹہاتا تہا کہ تو چولہے مین آیا

چولہے کی کنے بیٹہہ گیا کہا نیکو کہایا
بس کر دیا اک لحظہ مین ہانڈی کا صفایا

عورت تو بڑی چیز ہے کچہہ ہے نہین ٹہٹا
سمجہاوے اوسے کون جو ہو الّو کا پٹہا

ہان ایکدفعہ مجہسی کہا تو بہی تو کہالے
مین نے کہا بچون کو تو باہر بلالے
اور آپ وسیطرح اوٹہاتا ہتہا نوالے
پہ لاکہ تو بچون کے لئے اور پکالے

عورت تو بڑی چیز ہے کچہہ ہے نہین ٹہٹا
سمجہاوی اوسے کون جو ہو الو کا پٹہا

پہر بیچ چہپا کوئی اوہین دو چار نوالے
اس نا کے خصم کو تو خدا جلد بلالے
مین نے کہا ہوکا ہے تو اب لے مجہے کہالے
یا گہر سے مجہے اسکے خدا جلد نکالے

عورت تو بڑی چیز ہے کچہہ ہے نہین ٹہٹا
سمجہاوے اوسے کون جو ہو الو کا پٹہا

لاتا ہے نہ وہ پان نہ تمباکو نہ چہالی
مین کہتی ہون آ دیتا ہے جہڑ دا مجہی گالی
آجاوے کوئی گہر پہ اگر ساس یا سالی
کیا جان خدا نے مری قسمت مین یہ ڈالی

عورت تو بڑی چیز ہے کچہہ ہے نہین ٹہٹا
سمجہاوے اوسے کون جو ہو الو کا پٹہا

اور گوشت جو لاتا ہے تو گن لیتا ہے بوٹی
مین کیا کہون جب بیٹہتا ہے کہانیکو روٹی
پہر بیٹہکے چاقو سے اوسے کرتا ہے چہوٹی
کہاتا ہے اوسے ہوتی ہے جو موٹی سی سوٹی

عورت تو بڑی چیز ہے کچہہ ہے نہین ٹہٹا
سمجہاوے اوسے کون جو ہو الو کا پٹہا

لاتا ہے کبہی ناج تو کہتا ہے کہ لیجیو
عزت ذرا اسکی نہین ہوتی ہے عزیزو
چہہ آنہ کا لایا ہون یہ دس روز کو کیجیو
پہر کہین ذرا منہ مین تم اس شہر کے دیکہیو

عورت تو بڑی چیز ہے کچھہ ہے نہین ٹھٹّا
سمجھاوے اوسے کون جو ہو اُلّو کا پٹھا

جو دیکھتا ہے اسکو نہین کہتا ہے اچھا
سینے پہ تو ہر وقت چڑھا رہتا ہی بچا
جو کہانا پکاتی ہون تو تلاتا ہی گچا
گودی مین لئے پہرتی ہون جیسے کوئی لچا

عورت تو بڑی چیز ہے کچھہ ہے نہین ٹھٹّا
سمجھا دی اوسے کون جو ہو اُلّو کا پٹھا

پہرتا ہی سوا اپنا بہیل چکنیا
جورو کے کبھی دیکھو تو ہی ایک اوڑہنیا
اور شکل جو دیکھو تو کہو بہنگی کہینا
اور دوسری بیوی کی لئے ہو پہنے تمنیا

عورت تو بڑی چیز ہے کچھہ ہے نہین ٹھٹّا
سمجھا دی اوسے کون جو ہو اُلّو کا پٹھا

مین ایسے شخص کو تو گہر مین نہ ہونگی
کوئی دم کی ہون مہمان نہ ہر گہا کی مرونگی
ہر روز کی آفت کو بہلا کیسے سہونگی
خاوند یہ مقرر ہے تو کوئی اور کرونگی

عورت تو بڑی چیز ہے کچھہ ہے نہین ٹھٹّا
سمجھاوے اوسے کون جو ہو اُلّو کا پٹھا

اے دوستو فارغ نے لکھی ہین یہ اشعار
مین نے جو اونہین دیکھا کہ یہ سب ہین ناچار
عورت تو مرد سے تھی مرد جورو سے بیزار
اسواسطے یہ قصہ کو مین نے کر لیا اظہار

عورت تو بڑی چیز ہے کچھہ ہے نہین ٹھٹّا
سمجھا دے اسے کون جو ہو اُلّو کا پٹھا

تمام شد

# فارغ نامہ

| | |
|---|---|
| اس فارسی کے شعر کو کر لیجیو ذرا غور<br>تحریر میں اس خط کو میرا طور تھا بیطور | یہ میرا نہیں اسکا مصنف ہے کوئی اور<br>او سوقت زبان سے مری نکلا یہی فی الفور |

حرفے ننوشتی دل ما شاد نہ کردی
مارا بزبان قلمے یاد نہ کردی

| | |
|---|---|
| میں نامہ پہ نامے جو تجھے کرتا ہوں تحریر<br>ایجان اگر ہوتی مری آہ میں تاثیر | بس کہتا ہوں ہر طرح ترے ملنے کی تدبیر<br>پھر اسمیں تو کچھ یار نہ تھا ای بت بے پیر |

حرفے ننوشتی دل ما شاد نہ کردی
مارا بزبان قلمے یاد نہ کردی

| | |
|---|---|
| سچ کہدو صنم مجھسے قسم تمکو خدا کی<br>کوئی آج تلک ہمنے نہیں بات وفا کی | دل ہمنے دیا تمکو تو کیا ہمنے خطا کی<br>کیا بات ہے جسکے اوپر تمنے یہ جفا کی |

حرفے ننوشتی دل ما شاد نہ کردی
مارا بزبان قلمے یاد نہ کردی

| | |
|---|---|
| ایجان جو میں بیٹھا تھا لکھنے کو میں نامہ<br>لیکر کے قلم ہمنے جو انگشت کو تھاما | آنکھوں سے گرے اشک تو تر ہو گیا جامہ<br>گھبرا کے لگا کہنے اسی شعر کو خامہ |

حرفے ننوشتی دل ما شاد نہ کردی
مارا بزبان قلمے یاد نہ کردی

اب ایک تو مارا مجھے ناسور کے غم نے — اور دوسرے مارا ہی جدائی کے الم نے
لکھتے ہیں کہا ماتھے سے ٹیکر کے قلم نے — اتنا بھی نہین خیال کیا تیرا صنم نے

حرفے ننوشتی دل ما شاد نکردی
مارا بزبان قلمے یاد نکردی

معشوق کیجانب سے اگر ایسی جفا ہو — پھر عاشق بیمار کو کیونکر سے شفا ہو
مین جانتا تھا آپ بڑے کان وفا ہو — پھر یہ نہین سمجھا کہ تم ایسے خفا ہو

حرفے ننوشتی دل ما شاد نکردی
مارا بزبان قلمے یاد نکردی

واللہ تپ ہجر لگا دل کو جلانے — اور راہ جنون بھی لگا وحشت کی بتانے
افسوس کیا تم سے جدا مجکو خدا نے — پر آہ کیا یہ نہین تجھ ماہ لقا نے

حرفے ننوشتی دل ما شاد نکردی
مارا بزبان قلمے یاد نکردی

ہان ایک بڑی آپ سے ہمکو ہے شکایت — تحریر کئے دیتا ہون اسکی بھی حکایت
کیا آپ کو خالق نے نہ دی تھی ہدایت — جو کرتے میان حال پہ فارغ کے عنایت

حرفے ننوشتی دل ما شاد نکردی
مارا بزبان قلمے یاد نکردی

مطبع گلزار محمدی لکھنؤ چوک اکبری دروازہ مین باہتمام محمد وزیر بماہ مارچ ۱۸۹۰ء رونق طبع یافت

# حبوب مسیحا دافعہ جریان وضعف

جریان کو عوام اچھی طرح نہین سمجھتے اور جانتے کہ وہ کیا چیز ہے اور اوسکی کیا شناخت اور نتایج ہین اسلئے ہمارا بالتصریح اسکی ماہیت اور نتایج بتلانا ضرور ہے تاکہ جن لوگونکو یہ مرض بدبودہ وہ فوراً مطلع ہوکر اپنی جان پر رحم فرما کر ایک بکس حبوب مسیحا طلب فرماکر ضرور استعمال کرین جاننا چاہیے کہ جریان کو عربی مین سیلان منی اور ہندی مین پرمیہ اور پرسوت اور عوام دھات آنا یا دھات بہنا اور انگریزی مین ڈائزل سپرم یا ڈائزل ہومن کہتے ہین۔ دھات جو ہضم کا جوہر لطیف ہے جبکہ غذا اعضا مین تقسیم ہوجاتی ہے تو اسکا نفلہ عرق سے ٹپک کر تیار ہوتا ہے اور مشہور ہے کہ چالیس قطرہ خون سے ایک بوند بنتی ہے پس منکو خون بلکہ اسکا جوہر یعنی ست کہنا بجا ہے کیونکہ تمام طاقتون خصوصاً اعضاے رئیسہ کا بادشاہ دماغ ہے باعث زندگی کی جان۔ اسکا خمیر اصل دماغ ہے اور معقول رگونمین جو کانونکے پیچھے ہین اتر کر آتا ہے۔ اور یہی دو نو رگین نخاع کے ساتھ ملکر اوتر آتی ہین اور عضو رئیسہ غیر رئیسہ سے ایک شعبہ ان رگونمین ملا ہے اور سب انثیین مین پوہنچی ہین۔ مگر افسوس بعض کو تہ اندیش ایسے اعلی جوہر کو چند قسم کی بیہودہ قابل شرم حرکات سے صدمہ پہونچا کر اپنی قوت اور جسم بلکہ جان تک کو معرض ہلاکت مین ڈالتے ہین جسسے تمام عمر کف افسوس ملنے کے سوا اولاد کا بھی صدمہ سہتے ہین اور جسم ولیکا علاج و معالجہ سے معذور رہتے ہین اسلئے ہم سفارش کرتے ہین کہ یہ مرض خبیث ام الامراض تمام امراض کی جڑ ہے اسکو کبھی تھوڑا خیال کر کے غافل نہونا چاہیے بلکہ شروع ہونیکے ساتھ یا علامات ذیل کے جاننے کے وقت فوراً ہمارا حبوب مسیحا استعمال فرمائین یا کسی حکیم ڈاکٹر کا معالجہ کرین۔

جاننا چاہیے کہ سوتے جاگتے پیشاب کے پیچھے یا پہلے پاخانہ کے ہمراہ خصوصاً قبض کیحالت مین یا قدرے انتشار ہوکر بلا انتشار بغیر کسی فعل معلوم کے جو کسیطرح بغیر خواہش و بلا ارادہ یا زیادہ منی یا ودی خارج ہونے لگے اسکو جریان کہتے ہین لیکن قوی اور تندرست غذا کہانیکی وجہ یا مجرد قوی ہونیکے باعث کبھی بدخوابی ہوجانا مرض نہین بلکہ مفید صحت ہے الا کثرت سے ہونا ضرور داخل مرض ہے۔

خواہش فعل معلوم کیوقت مذی کا نکلنا بھی مرض نہین ہے بلکہ نہ نکلنا علامت ضعف ہے اسی خرابی اور بدی سے تو قوام منی مین کچھ فرق اور ضعف ہوتا ہے۔ مگر جب کثرت فعل معلوم و دیگر حرکات بیہودہ و مے نوشی و ادویہ حارہ وغیرہ کی ہوتی ہے تو اول مثانہ کیحالت بگڑتی ہے۔ یعنی پیشاب مین حدت پیشاب کا بار بار کثیر المقدار ہونا۔ عضو مخصوص کے منہ کا سرخ ہوجانا۔ لذت کی کمی۔ سرعت کا ہونا۔ خواہش امر معلومہ کی ہوکر فوراً یا قدرے ٹھہر کر انزال ہوجانا۔ جوہر انسانی کے قوام کا بگڑ کر رقیق ہوجانا۔ اولاد کا نہونا۔ اور درد صورت پیدا ہونیکے۔ اور درد صورت پیدا ہونیکے کمر درد ہونا۔ درد کمر ہتھیلیون اور تلوؤن کا جلنا اور سنسنانا پیر کی پنڈلیون کا اینٹھنا۔ دوران سر درد سر سستی و کاہلی۔ نیند کا کم آنا۔ سوائے انکی بیشتر علامات ہین کہ جو آخر بہت سخت امراض مثل مرگی۔ لقوہ۔ فالج۔ شدید تپ۔ وغیرہ لاحق ہوکر بلاکت جان کی ہوجاتی ہے۔ اکثر لوگ کشتہ اور دیگر سم بست بناتے ہین انکی بہی مقوی ہونے مین کلام نہین مگر ان کشتون کو کھا کر سیکڑون کیا بلکہ ہزارون لوگ کشتہ ہوگئے اور ہوتے ہین کیونکہ ذرا سی بے احتیاطی جان جانیکا خوف پیدا کر دیتی ہے۔ لیکن یہ واضح ہو حبوب مسیحا صرف نباتاتی جڑی بوٹی سے ترکیب ہے جسمین فائدہ کے نقصان کا نام نہین۔ اگر بد احتیاطی سے بچوں کو بھی کھلا دیا جائے تو کچھ نقصان نہوگا۔ اگر تا مدت کے ساتھ کھلایا جائے تو نئی سرے سے دوبارہ قوت نوجوانی پیدا کر کے لطف زندگی دکھاتی ہے حبوب مسیحا پیٹ مین جاتی ہی گھلکر براہ مثانہ سیدھا اعضا خاص کی رگون مین تاثیر کرتا ہے اور انکو مضبوط کر کے اعضاے رئیسہ کو طاقت دیتا ہے ٹربائی اور کمزوری سے تمام عذرات دفع کر کے ہر قسم کے جریان کو دائمی صحت بخشتا ہے۔ یہ حبوب عورتون کے خاص مرض مثل سیلان رحم (یعنی ایک لہو مثل لعاب اور سفید مانند پیچ چاول یا زردی مایل بد رنگ خارج ہو) وغیرہ امراض مثانہ کے دفعیہ مین حکم اکسیر کا رکھتا ہے۔ اگر عورتین با مرد دونون مین نقص یا دونون کسی قسم کا عیب معلوم ہو یا دونون مین کسی قسم کا عیب معلوم ہو تو دونو انکو بلا پرہیز موسم و بلا قید عمر کے اس حبوب کا استعمال کرین۔ اس حبوب کے ساتھ اگر ہمارا روغن بھی استعمال کیا جاوے تو نوراً علی نور۔ اندرونی اور بیرونی دونون قوتین ملکر دونو مرض مین پوری پوری مدد پہونچا کر اکسیر کا حکم پیدا کرین۔ قیمت حبوب فی بکس (ک) علاوہ محصول روغن مالش ؏ = علاوہ ہر مرض کی دوا مجرب ہر قسم کی اشیا ساخت نامور مثل نقشان حکیمن وغیرہ ہر قسم وانیبا بیحی دنقرئی و طلائی نقشی و سادہ ونیز ہر قسم کے کتب اس کارخانہ کی معرفت عمدہ اور کفایت اور جلد روانہ ہوتی ہین۔

**المشتہر محمد عبد الغفور تاجر کتب مالک مطبع انوار یوسفی بازار چوک**

شیشی کلان ۳ ماشہ ۔ عہ     **سرمہ کافور بھیم سینی**     شیشی خورد ۱ ماشہ ۔ ۱۰/

## آنکھوں کے ہر مرض کو دور کرنیوالا اور روشنی بڑھانیوالا سرمہ

کثرت اشتہارات اور انکے جھوٹے مبالغہ سے بھرے ہوئے مضامین نے علی العموم لوگوں کی نگاہوں میں ایسا گرایا کہ مشکل توجہ کرنا اور کچھ اعتقاد کرکے منگوانا تو درکنار اشتہارات کو دیکھنا اور پڑھنا بھی پسند نہیں کرتے اسلیے خود اشتہار شایع کرتے اور کچھ لکھتے شرم معلوم ہوتی ہے لیکن ایسا نایاب کیمیا چیز کے نفع سے خلق اللہ کو محروم رکھنا بھی پسند نہیں ہوتا ہے اسلیے ہم ناظرین کیخدمت میں صرف اسقدر لکھنا ضرور مناسب سمجھتے ہیں کہ یہ سرمہ مثل عام اشتہاری اور فرضی سرمہ یا الفاظی تعریفوں کا نہیں ہے ۔ کیونکہ اصلی بھیم سینی نام ہی نام ہے کافور کا سوال دربارہ اسکے بہت کم نہیں ہے عوام نیلی یا سیاہ کپڑے پر اسکے سفید رکھ ہو جانا اصلی ہونیکی شناخت بتلاتے ہیں لیکن یہ بالکل غلط ہے کسی کتاب میں ایسا نہیں لکھا ہے بعض ہوکر باز لوگ تیزاب وغیرہ سے اسی صفت کا تیار کرلیتے ہیں ۔ مشہور ہے کہ اصلی بھیم سینی وہ ہے کہ جسکے سے کسی قسم کی آنکھ بگڑی ہوئی اور بعض کو نقصان پہونچا ہو کہتے ہیں ایک دفعہ لگانے سے مثل ورزش صفا ہوجاتی لیکن مخزن الادویہ میں اسکو گرم و خشک درجہ دوم میں بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ تیزی اسکی زخم کو آتا ہے بوجہ تیزی کے جالا کاٹتا ہے نیز جلدی و بسیار ہر دو خاصیت میں یکساں ہیں (مخزن الادویہ ملاحظہ ہو) اسلیے قابل قدر اور لائق اعتقاد نہیں

**کافور بھیم سینی** جو ملک نیپال کے ایک بہت بڑے راجا بھیم سین کے نام سے مشہور ہے اور جسکی تعریف میں یونانی اور ہندی اطبا اور بیدوں نے طب اللسان میں ایک مدت سے سوا نام سننے کے بالکل نایاب تھا اسکو ہم نے بڑی محنت اور کوشش سے ایک بہت بڑی تاریخ [illegible] ایسا حکیم کیمیا صفت سے معلوم کیا ہے جسکی شہرت کی ہے کہ اس نے ایک بیش بہا فائدہ انکو لوگونکو پہونچایا ہے جو آنکھوں کے عارضہ یا روشنی کی کمی کیوجہ سے معذور تھے انکے استعمال سے آنکھوں میں روشنی بڑھتی ہے ۔ اور جالا ناخونہ پھولا ۔ دھند ۔ غبار ۔ سرخی ۔ کھجلی ۔ ناخونہ ۔ ابتداے نزول الماء (موتیا بند) و عکلا ۔ بہروقت آنکھوں سے پانی بہنا سوزش ۔ شب کوری ۔ روز کوری ۔ گرمی و تاریکی ۔ ایک چیز کا دو تین نظر آنا ۔ بشاشت وغیرہ وغیرہ کل امراض چشم کو بفضلہ تعالیٰ بہت جلد بلا تکلیف نہایت جلد دفع کرتا ہے ۔ نیز نظر کو تقویت کامل ہوتی ہے ۔ بہ وجہ سے بچہ شیر لگانے والوں اور میں ایسا درکار ہے بار بار عینک لگانے والوں کو ضرور اس سرمہ کی مداومت کرنی چاہیے عینک کی حاجت کو اس سرمہ نے موقوف کردیا ۔ جو لوگ ہمیشہ اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں انکو عینک کی حاجت نہیں ۔ تمام مذکورہ بالا امراض دفع رہتی ہیں مٹی کے تیل کے دھوئیں سے جو عوارض ہوجاتی ہیں وہ سب اسکے استعمال سے جاتے رہتے ہیں اور کثرت و باریک بینی سے جو عوارض لاحق ہوتے ہیں انسے نجات رہتی ہے ۔ گرمیوں میں آنکھوں کو خنکی و رتاندگی بخشتا ہے ہر قسم کے امراض چشم بفضلہ تعالیٰ دفعہ ہوجاتے ہیں صدہا لوگوں کو اس بے نظیر سرمہ سے فائدہ ہوا اور ہورہا ہے ایک مرتبہ آزمایش انشاء اللہ لگانے کی ساتھ نفع ظہور پذیر ہوگا ۔

**نمبر اول** خالص سرمہ کافور بھیم سینی فی شیشی کلان ۳ ماشہ (عہ) **ایضاً** خورد ۱ ماشہ (۱۰/) ۔

**نمبر دوم** سیاہ سرمہ میں کافور بھیم سینی و دیگر ادویہ حل شدہ فی تولہ (عہ) ۔

**نوٹ** تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ علاوہ فوائد مذکورہ بالا کے خفقان اور حرارت قلب و درد سر میں سونگھنا اسکا نہایت مفید ہے بینائی کی بہت عوارض مثل جالا ۔ پھلی ۔ ناخونہ ۔ موتیا بند ۔ وغیرہ امراض میں خالص کافور بھیم سینی نمبر اول کا استعمال کریں کہ جلد نفع ہو ۔

**واضح ہو** واضح ہو کہ منجملہ امراض چشم کے دو مرض ایسے ہیں جن سے نجات ہونا مشکل ہے ۔ اول شب کوری کی کمی و روشنی کی کمی جو چشم کے لاحق ساتھ گھٹتی اور بڑھتی رہتی ہے لیکن ان بیماروں کو بھی یہی سرمہ تو صرف اسقدر نفع ضرور ہوسکتا ہے کہ آیندہ انکی نور بصارت میں کمی نہ ہو اور حالت موجودہ کو قوت بخش کر کے محفوظ رکھتا ہے دوم نزول الماء (موتیا بند) کے اندر جاری اور روشنی برس کے اندر علاج شروع کرنیسے دیر میں آرام ہوتا ہے ۔

**المشتہر محمد عبد الغفور تاجر کتب مالک مطبع انوار ریوہ**